سلسلۂ مطبوعات نمبر (۲۱)

خواجہ بکڈپو۔ نظامیہ دار الاشاعت
دہلی

تنسے
فن

از

جناب مولانا سید ظہور احمد حسن صاحب رضا چشتی شاہجہانپوری

پبلشر
ابو المظفر سید محمد انوار ہاشمی
مالک
خواجہ بکڈپو۔ رسالہ دین و دنیا دہلی

قیمت ۸ر

بار اول

مسلمان اپنے مذہب سے ناواقف ہیں

جس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ عربی زبان کی تعلیم مفقود ہو گئی، علوم دین کی باقاعدہ تحصیل نہیں کی جاتی، لوگوں میں نہ اتنی قابلیت ہے کہ بڑی بڑی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کریں اور نہ اتنی فرصت ہے کہ علما کی مجلسوں میں شریک ہو کر مذہبی معلومات بڑھائیں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ کسی زمانہ میں جن باتوں سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف تھا آج ان سے وہ لوگ بھی واقف نہیں جو اپنے آپ کو تعلیمیافتہ اور لکھا پڑھا سمجھتے ہیں انکو یہ بھی معلوم نہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کیسی ہونی چاہیئے، ہم نے اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر ہوئے ایک بڑی ضخیم کتاب

فلاح دین و دنیا

کے نام سے شائع کی ہے یہ کتاب تمام دینی مسائل پر حاوی ہے، مذہب کی انسائیکلوپیڈیا ہے، یہ آپ کو وہ تمام مذہبی باتیں بتائے گی جنکی زندگی میں ضرورت ہو سکتی ہے یہ نہایت مستند عربی فارسی کتب کا عطر ہے اور ایک زبردست عالم کی تصنیف ہے اس اڈیشن پر ترجمان فطرت مولنا سید ظہور احمد صاحب وحشی مدظلہ نے نظر ثانی فرما کر اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں، یہ کتاب آپکے پاس ہوگی تو آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ ایک متبحر عالم آپ کے گھر میں موجود ہے یہ آپ کو اسلام کا سچا راستہ بتائے گی اور دنیا کے معاملات میں آپ کی رہبری کریگی **فلاح دین و دنیا** دین میں بھی آپ کی سچی رہنمائی کریگی اور دنیا میں بھی سچی رہبر ثابت ہوگی **شریعت اسلامیہ** طریقت، تصوف، زہد و اتقا، عبادت ریاضت نماز روزہ، حج زکوٰۃ، جہاد، قبر پرستی، عرس، میلاد شریف، حشر نشر، قبر، جنت دوزخ، اعراف لوا الحمد، پلصراط، میزان، فرشتے، رسول، انبیا اولیا، قطب ابدال، حفاظ، علما، موت، غسل، جنابت حیض نفاس، استحاضہ، میت، توبہ، استغفار، ادعیہ، اعمال، خطبات، تجارت، زراعت، حکمت، تشریح الاعضا امراض۔ علاج ادویہ، زہر، زہریلے جانور اور انکے کاٹے کا علاج، درد، اورام، زکام، اوامر، نواہی، پانی بجلی آگ غرض دین دنیا کی کوئی بات، دین کا کوئی مسئلہ اور دنیا کا کوئی معاملہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو،

اتنی جامع مفید اور دلچسپ کتاب آج تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوئی، لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کاغذ چکنا ولایتی، ٹائٹل ہفت رنگ نہایت خوبصورت جس کے لیئے خاص طور پر بلاک تیار کرایا گیا ہے، اگر کتاب منگانے کے بعد ناپسند ہو تو قیمت فوراً واپس منگا لیجئے، ضخامت تقریباً چھ سو صفحے قیمت مجلد صہ غیر مجلد للعہ

ملنے کا پتہ منیجر نظامیہ دار الاشاعت چاند بلڈنگ جامع مسجد دھلی

۴۸۶

فن تسخیر

از

ترجمانِ فطرت مولٰنا سیّد ظہور احمد صاحب وحشیؔ شاہجہانپوری

جسکو

سیّد محمد انوارؔ ہاشمی

مالک رسالہ دین و دنیا۔ خواجہ بکڈپو۔ نظامیہ دارالاشاعت دہلی

نے شائع کیا

فہرست مضامین کتابِ فنِ تسخیر

عرضِ اوّلیں

ہر شخص اپنے روبرو چند ایسی ہستیاں رکھتا ہے جنکو محکوم و مسخر دیکھنے کی اسے تمنا ہے، اور اس لئے یہ ایک قدرتی بات تھی کہ نام پڑھتے ہی مجھے اس کتاب کی طرف توجہ ہوئی، اور جب یہ معلوم ہوا کہ یہ اوراق میرے محترم مولنا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری کی طبع عالی کا نتیجہ ہے تو اور زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی، اور پھر یہ دیکھکر کہ کتاب تقریباً ایک چوتھائی صدی پیشتر کی لکھی ہوئی ہے جبکہ غالباً مولنا موصوف نے ریعان و عنفوان کی حدوں سے تجاوز نہ کیا ہوگا اور بھی اشتیاق پیدا ہوا، میں نے بیصبری کے ساتھ کتاب کو پڑھنا شروع کیا، میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ کتاب فن عملیات سے متعلق ہوگی لیکن چند سطور کے مطالعہ نے اس خیال کو باطل کر دیا اور میں نے عملیات کی جگہ اس کتاب میں ایسی عملی اور کارآمد ہدایتیں پائیں جو میرے خیال میں نقش و تعویذ سے کم کارگر اور موثر نہیں ہیں

جہاں تک میرا خیال ہے اب یہ کتاب بازار میں موجود نہیں اس لئے مجھے یہ خواہش ہوئی کہ اسے از سر نو شائع کیا جائے، پس میں نے مولنا موصوف سے نظر ثانی کے لئے استدعا کی اور اب یہ اوراق ایک نئی صورت میں کافی اضافہ و ترمیم کے ساتھ شائع کئے جا رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ یہ کتاب ان لوگوں کیلئے بھی تسکین و تسلی اور کامیابی کا باعث ہوگی جنکی امیدیں تمام مادی وسائل سے منقطع ہو کر ایک نقش یا ایک دعا میں محدود ہو گئی ہیں،

نیازمند
شوکت علی فہمی
خواجہ ڈپو۔ نظامیہ دار الاشاعت دہلی

تمہید

اس کتاب میں کوئی نئی بات نہیں لکھی گئی ہے، جو کچھ لکھا گیا اُس سے اخلاق کی کتابیں بھری پڑی ہیں، صرف اندازِ بیان کا فرق ہے، اور اس لئے کیا عجیب ہے کہ آپ ہماری گزارش سے متاثر ہوں، اور اس کتاب میں جن باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے انھیں آپ اختیار فرمائیں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ انسانی دلوں کو مسخر کریں تو اس کتاب کو بار بار پڑھیے اور اس کی ہر ہدایت پر عمل کیجئے، یہ کتاب نہایت قیمتی ہے، اگر آپ نے اسکی ہدایتوں پر عمل نہ کیا تو یہ کتاب بالکل بیکار ہے، اور ایک ردی کاغذ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی، میں ایک دفعہ اور آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ سچے دل سے اس کتاب کی ہدایتوں پر عمل کریں گے تو دنیا آپ کو دوستوں سے بھری ہوئی نظر آئے گی، اور آپ ایک ایسی زندگی بسر کریں گے جس کا ہر شخص تمنائی ہے۔

بہی خواہ

سید ظہور احمد

شاہجہانپوری

فنِ تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فنِ تسخیر

جن لوگوں نے اس کتاب کا نام سنا ہے ، اور اس کے مضامین کا مطالعہ نہیں کیا ہے ، ان کا خیال ہوگا کہ یہ کوئی عملیات کی کتاب ہے ، اور ہم اس سے تسخیر کا عمل معلوم کر کے چالیس دن کی چلّہ کشی میں تسخیر کے عامل ہو جائیں گے ، اور پھر جس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں گے وہ مطیع و مسخر ہو جائے گا ، اور ہم اس عمل کی وجہ سے دنیا کی حسین عورتوں ، ذی اثر حاکموں ، اور معزز دولتمندوں کے دلوں پر حکومت کریں گے ، اور جو کچھ حکم کریں گے اُسے وہ دلی شوق کے ساتھ بجا لائیں گے ،

لیکن میں ایسے سادہ دل حضرات سے نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ وہ عملیات کے خیال سے باز آئیں ، اس کتاب میں عملیات کی بجائے ایسی باتوں کا تذکرہ کرتا ہوں جن پر عمل کرنے سے آپ تمام دنیا کو اپنا مسخر بنا سکتے ہیں ، شجر حجر ، زمین ، آسمان اور وحوش و طیور کا تو ذکر ہی نہیں کیونکہ نہ اُن میں حس ہے نہ ادراک ، آپ اس کتاب کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے اشرف المخلوقات یعنی روئے زمین کے انسانوں کو اپنا مطیع و مسخر بنا لیں گے ، ادنیٰ آدمی اور معمولی حاکم تو کوئی چیز ہی نہیں ، مجھے امید ہے کہ بادشاہِ وقت بھی آپ کی بہت ہی عزت کریگا ، اور آپ کی جو تعظیم

خواہش ہو گی اُسے دلی شوق کے ساتھ بجا لائیگا ، لیکن اس کتاب کے ملاحظے سے پیشتر ناظرین کو چند شرطوں کا پابند ہونا چاہئے ،

(۱) اس کتاب کو بار بار پڑھیں اور اس کے مطالب کو خوب ذہن نشین کریں ،

(۲) اگر اس کتاب کی ہدایات پر عمل کریں ، تو کُل ہدایات پر عمل کریں اور تمام عمر ان سے کنارہ کشی نہ کریں ،

(۳) ہماری کسی ہدایت پر عمل کرنے سے خواہ کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو لیکن اُسے ترک نہ کریں ،

(۴) اگر یہ شرطیں منظور نہ ہوں تو کتاب پڑھنے کی تکلیف نہ فرمائیں ، بلکہ اُسے طاقِ نسیاں کے سپرد کر دیں ،

اسباب ظاہری

جو لوگ دوسروں کے دلوں پر قبضہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضرورت ہی کہ اپنے اسباب ظاہری کو درست کریں ، اور اس قابل بنائیں کہ انھیں دیکھکر دیکھنے والے کو نفرت نہ ہو ، بلکہ ان اسباب میں ایسی دلچسپی اور دل آویزی ہونی چاہئے جسکو دیکھکر خود بخود دیکھنے والے کو رغبت پیدا ہو ، اسباب ظاہری کے متعلق ہر شخص خود خوب سمجھ سکتا ہی کہ اسے کیا کرنا چاہئے ، لیکن ہم بعض عام باتیں اسجگہ لکھتے ہیں ، ان کا خیال رکھنا چاہئے ، لیکن صرف انہیں باتوں پر حصر نہیں بلکہ تمام امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہی ،

مکان

انسان کے ظاہری اسباب میں سب سے بڑی چیز مکان ہی ، اور مکان کا بھی وہ حصہ جس میں وہ اپنے دوستوں ، عزیزوں اور اجنبی لوگوں سے ملاقات کرتا ہے ، یہ حصہ نہایت صاف عمدہ اور آراستہ ہو ، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنی حیثیت سے زیادہ اس کا اہتمام کریں ، بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ اپنی حیثیت کے موافق آپ اپنے مکان کی آراستگی اور صفائی کا بندوبست کریں اور ہمیں ہر چیز کو اس قرینہ سے رکھیں کہ دیکھنے والا آپ کی سلیقہ شعاری اور متانت وسنجیدگی کا قائل ہوجائے ، اگر خوش قسمتی سے آپ کچھ دولت رکھتے ہیں ، اور آپ اسمیں ایسی چیزیں رکھ سکتے ہیں جو آپ کے

مہمانوں کی دلبستگی کا سبب ہوں ، اور اجنبی لوگ خواہ مخواہ آپ کے ہاں آنے کی خواہش کریں ، اور جو لوگ آئیں وہ ضرورت سے کچھ زائد بیٹھنے کے خواہشمند ہوں تو اور بھی اچھا ہے ؛

پوشاک

مکان کے بعد جس امر کی طرف میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں وہ پوشاک ہے ، اور انسان کے اسباب ظاہری میں پوشاک کو بہت بڑا تعلق ہے ، انسان کے دلی خیالات اسکی متانت اور سنجیدگی یا شوخی امارت یا غربت کا اندازہ اجنبی لوگ پوشاک سے کرتے ہیں ، اس لئے آپ اپنی پوشاک میں اپنی حیثیت کے مطابق نفاست ، صفائی اور عمدگی کا پورا لحاظ رکھیں ، اور اس امر کی کوشش کریں کہ لوگ آپ کی پوشاک کی نسبت ہمیشہ عمدہ خیال رکھیں ، اور سمجھ لیں کہ آپ نے ایک صاف ستھری ، اور نفاست پسند طبیعت پائی ہے ،

خوراک

خوراک کے متعلق بھی مجھے وہی لکھنا ہے جو پوشاک کے متعلق میں لکھ چکا ہوں ، لیکن خوراک کے صرف اسیقدر حصہ میں نمائش کی ضرورت ہے جسے اجنبی اور نئے لوگوں سے تعلق ہو ، یعنی جب آپ کے ہاں کوئی نیا مہمان آئے تو ضروری ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق آپ تکلف میں ہرگز کمی نہ کریں ، تکلف صرف خوراک میں نہیں بلکہ خوراک کے استعمال میں بھی ہونا چاہیئے ، کیونکہ یہ آپ کی متانت اور مذاق کی نفاست کا بین ثبوت ہے ،

خوراک کے ساتھ ہی آدابِ خوراک کا ملحوظ رکھنا بھی نہایت ضروری ہے ، بعض

لوگ خورد و نوش میں ایسی بے تمیزی ظاہر کرتے ہیں جس سے دوسروں کو نفرت پیدا ہوتی ہے، پس کھانے پینے میں ایسی احتیاط اور صفائی کا خیال رکھنا چاہیے جس سے دوسروں پر اچھا اثر پڑے، اور ان کے دل میں تنفر پیدا نہ ہو،

دیگر ضروریات

انسانی زندگی سے چونکہ مکان خوراک اور پوشاک کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزوں کو تعلق ہے، لہذا آپ کو اپنی زندگی کی جملہ ضرورتوں میں تکلف، نفاست اور خوشنمائی کا لحاظ رکھنا لازمی ہے، اور اسی طرح ہر شئے کے طریق استعمال میں شائستگی اور خوش سلیقگی کا ثبوت دینا چاہیے،

سوسائٹی

ہماری کتاب سے فائدہ اٹھانے والوں کے لیے یہ بہت ضروری بات ہے کہ وہ اپنی سوسائٹی کا بہت بڑا خیال رکھیں، اور اپنے لیے ایسے اچھے دوست اور معاشرت کے رفیق اختیار کریں جن سے انکی پوری عظمت ہو سکے، یہ بالکل سچی بات ہے کہ انسان کے دلی خیالات کا اندازہ اس کے ہم نشینوں اور میل جول والوں سے کیا جاتا ہے پس آپ کی سوسائٹی سے اجنبی لوگ آپ کے دلی خیالات کا اندازہ کر سکتے ہیں، پس اگر آپ کے ہم نشین بُرے ہونگے تو غیر ممکن ہے کہ آپ کی نسبت اجنبی لوگ اچھی رائے قائم کریں، اسلیئے بہت ضروری ہے کہ آپ اپنی سوسائٹی کی عمدگی کا خیال رکھیں، اب اس سے زیادہ اسبابِ ظاہری کے متعلق مجھے لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی، بلکہ یہ میری عام فہمائش ہے کہ کتاب ہذا کے ناظرین خود فیصلہ کر لیں کہ ان کے اسباب ظاہری کیا ہیں، پھر ان میں نمائش، تکلف اور خوشنمائی اپنی حیثیت کے مطابق پیدا کرنے کی کوشش کریں +

اسبابِ باطنی

اسبابِ ظاہری کے متعلق مختصر طور پر چند امور لکھنے کے بعد اب ہم باطنی اسباب کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اپنے ناظرین کو وہ باتیں بتانا چاہتے ہیں جو دنیا کی فریفتگی عظمت و شوکت اور احترام و ادب کا باعث ہو سکتی ہیں، اسبابِ باطنی کے سلسلہ میں سب سے پہلے ہم اپنے ناظرین کو مذہب کی طرف توجہ دلاتے ہیں،

مذہب

یہ بات ہم کو بالکل معلوم نہیں کہ آپ کا مذہب کیا ہے، اور جو آپ کا مذہب ہے وہ حق پرستی ہے یا نہیں، لیکن اس کے متعلق یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ آپ کو خصوصیت کے ساتھ اپنے مذہب کی پابندی کرنی چاہیئے، اور مذہب کے اعتقاد میں آپ کو مثل ایک کوہِ گراں پیکر کے رہنا چاہیئے، جس کو کوئی شخص اپنی جگہ سے جنبش نہیں دے سکتا، دیکھئے اگر آپ اپنے مذہب کے پورے پابند اور معتقد نہ ہونگے تو دنیا اس بات کو خوب جانتی ہے کہ جو شخص اپنے مذہب کا پاس نہیں کرتا وہ کسی کا پاس نہیں کر سکتا، اور کوئی شخص اس سے مطمئن نہیں رہ سکتا، اور کوئی شخص اس کے ذریعہ سے اپنی مراد کو نہیں پہنچ سکتا ہے، پس آپ کا فرضِ اولیں یہ ہے کہ اپنے مذہب کی پوری پابندی کریں، خواہ آپ کا مذہب کیا ہی کیوں نہ ہو اور اپنے مذہب کے تمام احکام کو دلی شوق و ادب کے ساتھ بجالائیں، خواہ ان کے بجالانے میں کیسی ہی دقتیں کیوں نہ پیش آئیں ۔

وفاداری بشرطِ استواری اصل ایماں ہے ۔ مرے بتخانہ میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو

اخلاق

مذہب کے بعد میں آپ کو اخلاق کی طرف متوجہ کرتا ہوں ، اور اخلاق سے میری مُراد صرف اسقدر ہے کہ آپ تمام لوگوں سے خوش خلقی کا برتاؤ کریں ، کسی کے ساتھ بدزبانی اور بدمزاجی سے پیش نہ آئیں ، حتی المقدور کسی کی بُرائی سے اپنے زبان کو آلودہ نہ کریں ، اخلاق کا لفظ نہایت وسیع ہے اور اس پر بحث کرنے کے لیے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے ، لیکن میں اس وقت ایک مشہور شعر پر اکتفا کرتا ہوں ؎

آسائشِ دو گیتی تفسیرِ این دو حرف ست
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

اخلاق کی خوبی یہ ہے کہ وہ دوست دشمن دونوں کو فائدہ پہونچائے ، بلکہ اخلاق کی تعریف یہ ہے کہ کسی کے دلمیں دشمنی کی گنجائش ہی باقی نہ رہے ، لہٰذا اس اصول کے مطابق اگر کوئی شخص اپنے اخلاق کا اندازہ کرنا چاہے تو اسے دوستوں اور دشمنوں کی تعداد کا موازنہ کرنا چاہئے ، پس اس کے جسقدر دشمن ہونگے اُسیقدر اسے اپنے اخلاق کی کمزوری محسوس ہوگی ، بلکہ یوں ملاحظہ فرمائیے کہ جسقدر کسی شخص کو آپ سے شکایت کا موقع ہے اُسیقدر آپ میں اخلاق کی کمی ہے ، اگر آپ اپنے اخلاق کو درجۂ کمال تک پہونچائیں اور دنیا کے ہر فرد و بشر کو قدرت کی اس بے نظیر فیاضی سے محروم نہ فرمائیں تو یقین کیجئے کہ دنیا میں کبھی کسی شخص کو آپ سے شکایت کا موقعہ نہیں ہو سکتا ،

ہم آپ کو اخلاق کا ایک عمدہ معیار بتاتے ہیں کہ اس کا اثر آپ کی قوم ، آپکے مذہب اور آپ کے ملک پر پڑے ، مثلاً دوسرے مذہب والے یہ خیال کریں کہ اس مذہب والے کیسے خوش خلق لوگ ہوتے ہیں ، دیگر اقوام کے لوگوں کو اندازہ ہو کہ اس قوم کے ممبر کیسے خلیق ہیں ، دوسرے ملک والے رائے قائم کریں کہ اس ملک کے باشندے کیسے بااخلاق ہیں ، اور

بہ خیال ان میں قدرتی طور پر آپ کی جانب ، آپ کے مذہب ، قوم اور ملک کی جانب گرویدگی پیدا کرے ، اگرچہ اخلاق کا لفظ بہت کچھ گنجائش رکھتا ہے ، لیکن ہم اسکو خوش خلقی کے معنی میں محدود کرکے اُس کے متعلقات کو علیحدہ علیحدہ تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں ،

پہلے آپ اس ناچیز اور حقیر پارۂ گوشت کو جس کی ادنی حرکت حلقۂ احباب میں نہ صرف ایک خاندان میں بلکہ ساری دنیا میں تلاطم پیدا کردیتی ہے ، یعنی اپنی زبان کو اختیار میں رکھیے ، اگر آپ اپنی زندگی کے گزشتہ واقعات اور تکلیف دہ سوانح پر غور کریں گے تو حافظہ آپ کو یاد دلائے گا کہ آپ کی مشکلات اور مصائب کا بیشتر حصہ زبان کی بے عنانی پر مبنی ہے ، جب دوستوں میں کوئی شخص آزردہ ہوا ہوگا ، جب اعزا اور اقربا کو آپ نے خفا کیا ہوگا ، جب بحیثیت ایک ماتحت کے یا بحیثیت ایک افسر کے آپ کے درمیان شکر رنجیوں کی بنیاد پڑی ہوگی تو ان ناگوار دفعات کی تہ میں زبان کام کررہی ہوگی ،

زبان کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ اسکی ایک ادنی گردش ایمان کو کفر سے اور کفر کو ایمان سے بدل دیتی ہے ، اسکی معمولی جنبش دو اجنبی ہستیوں کو ایک دوسرے کا رفیق اور دو دائمی رفیقوں کو ہمیشہ کے لیے جُدا کردیتی ہے ، اور اس لیے آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایک عامل تسخیر کے لیے کسقدر ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان پر پورا اقتدار حاصل کرے
اب ہم زبان کے بعض نیک و بد اعمال کا تذکرہ کرتے ہیں ،

سچائی

انسانی عادات میں جو چیز سب سے زیادہ وقعت رکھتی ہے وہ سچائی ہے ، مگر دنیا نے اسکو جسقدر پسند کیا ہے اسیقدر اس کا استعمال ترک کر رکھا ہے ، آپ ہر شخص سے کہتے ہیں کہ سچ بولو ، سچ کہو ، لیکن جب آپ کا موقع ہوتا ہے تو نہایت بے تکلفی کے

ساتھ جھوٹ بولتے ہیں ، اس موقعہ پر مجھے یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ جھوٹ کسے کہتے ہیں ، میرے خیال میں جھوٹ دل اور زبان کی مخالفت کو کہتے ہیں ، پس جس معاملہ کو آپ اپنے دلمیں جیسا کہ سمجھتے ہیں اور اس کے متعلق جو کچھ جانتے ہیں اپنی زبان سے اگر خلاف ظاہر کریں گے تو یہ صریح جھوٹ ہوگا ، اب چونکہ آپ کے دل ودماغ میں چھپے ہوئے واقعات سے کسی شخص کو بجز آپ کے واقفیت نہیں ہے ، پس کامل طور پر آپ کو اختیار ہے کہ آپ جو کچھ چاہیں صحیح یا غلط اپنے خیالات ظاہر کریں ، مگر غور تو فرمائیے کہ جب معاملات کا حصر آپ کی زبان پر ہو اور کسی بات کا بننا بگڑنا آپ کے ایک نقطہ پر موقوف ہو تو کیسے ظلم کی بات ہے اگر اسوقت آپ جھوٹ کا استعمال کریں ، انسان کو دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل کرنے والا اور اس کے ایمان ودیانت کو برباد کردینے والا جھوٹ ہے ، جو لوگ جھوٹ بولنے کے عادی ہیں وہ کبھی عزت نہیں حاصل کرسکتے اور نہ کبھی وہ خوش رہ سکتے ہیں ، پس اگر آپ دنیا کو مسخر کرنے کے لیے کمربستہ ہوئے ہیں تو سچ بولنے کی عادت ڈالیے ، بلکہ جسوقت آپ کو میری یہ کتاب ملے اور آپ کتاب کے اس مضمون تک پہنچیں اسوقت سے اس بات کا عہد کرلیجے اور سخت قسم کھائیے کہ آپ کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے ، تو یقین فرمائیے کہ جو مقناطیسی کشش اور تسخیر کی قوت میں آپ میں پیدا کرنا چاہتا ہوں وہ بالکل برباد ہوجائے گی ، کیونکہ میرے نزدیک جھوٹا آدمی ایک ناپاک اور نجس کتے سے بھی زیادہ قابل نفرت ہے ، آپ سچ بولنے کا اس طرح عہد کیجئے کہ اگر خدانخواستہ اس عہد کو پورا نہ کرسکیں تو آپ اپنے جرم کے لیے سخت سے سخت جرمانہ مقرر کیجیے ، اور جب آپ سے جھوٹ بولنے کا جرم سرزد ہو تو اسکی یادداشت میں ان جرمانوں کو ادا کیجیے ، میں اس بات کو خوب جانتا ہوں کہ اگر آپ ابتدائے عمر سے جھوٹ بولنے کے عادی ہیں ، تو آپ کو سچ بولنے میں سخت تکلیف کا سامنا ہوگا ، پس آپ نے ایسے بہت سے جھوٹ کے سلسلہ قائم کررکھے ہیں کہ اب ان کے خلاف

ایک لفظ بھی آپ کو سخت گراں گزرے گا ، لیکن خوب یاد رکھیے کہ اگر آپ نے دل کو مضبوط کرکے اس بارِ گراں کو اٹھالیا تو پھر آپ کی تمام زندگی راحت وشادمانی کے ساتھ بسر ہوگی ، اور بہت جلد آپ تسخیر کا کمال حاصل کرلیں گے ،

شیریں زبانی

یہ وہ بے نظیر طاقت ہو جو دوسروں کے دلوں پر جادو کا اثر پیدا کرتی ہے ، کسی کے دل پر قبضہ کرنے کی اس سے اچھی کوئی تدبیر نہیں کہ آپ اس سے شیریں زبانی کے ساتھ پیش آئیں ، فی الحقیقت شیریں زبانی ایک جادو ہے ، ایک کرامت ہے ، ایک خرقِ عادت ہے ، بادشاہ سے لیکر فقیر تک کوئی ایسا نہیں جو شیریں زبانی کا حاجتمند نہ ہو ، یا شیریں زبانی اس کے لیے مفید نہ ثابت ہوئی ہو ، شیریں زبانی ایک خداداد قوت ہو ، لیکن کوشش سے یہ قوت بھی حاصل ہوسکتی ہو ، اگر کوئی شخص شیریں زبانی کے ساتھ ایک بری بات بھی کہنی چاہے تو سننے والے کو ناگوار نہیں معلوم ہوتی ، دنیا کے تمام مقصد حاصل کرنے کے لیے جنکو دوسروں سے تعلق ہوسکتا ہے شیریں زبانی کی اشد ضرورت ہے ، جو امیر لوگ شیریں زبانی کے عادی ہیں وہ عوام کے قلوب کو آن کی آن میں مسخر کرلیتے ہیں ، جو غریب لوگ شیریں زبانی کا لحاظ رکھتے ہیں انکی جانب ذی اثر لوگوں کا رحم خصوصیت کے ساتھ متوجہ ہوجاتا ہو ، جو شخص شیریں زبانی کے عمدہ ترین وصف سے موصوف ہو وہ حقیقت میں ایک لازوال طاقت رکھتا ہے ، ایسی دولت جسکا مقابلہ کوئی بڑی سے بڑی جاگیر بھی نہیں کرسکتی ،

پس ہمارے ان دوستوں کو جو فنِ تسخیر میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں لازم ہے کہ شیریں زبانی کو اپنا شعار بنائیں ، جس سے گفتگو کریں عمدہ اور مناسب الفاظ اور نرم ودلپسند لہجہ میں گفتگو کریں ،

ظرافت

ظرافت اپنی جگہ بڑی دل آویز بات رکھتی ہے ، اور گرمی محفل کا باعث ہے ، جن لوگوں کو قدرت نے ظرافت کا مال عطا کیا ہے انکی طرف خواہ مخواہ مخاطب کو میلان پیدا ہوتا ہے ، اور اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ ظرافت خوش بیانی کا جزوِ اعظم ہے ، لیکن بعض اوقات یہ ظرافت بلائے جان ہو جاتی ہے ، اگر ظرافت کا مدعا محض خوش طبعی انبساط خاطر کے لئے ہو تو ہر شخص اس سے محظوظ ہوتا ہے ، لیکن جب وہ اعتدال سے گزر کر حاضرین میں سے بعض کی شگفتگی اور بعض کی دل آزاری کے لیے اختیار کی جاتی ہے تو طرح طرح کے ہنگامہ و فساد کا باعث ہوتی ہے ، یہی ایک ایسی چیز ہے جو نفرت و عداوت کے شدید جذبات کو تحریک دیتی ہے ، اور مخاطب دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر متکلم کی تحقیر و تباہی کی تجویز سوچتا ہے ، اس کا سبب یہ ہے کہ ظریفانہ پیرایہ میں جب کسی کو بنایا جاتا ہے تو حملہ براہِ راست نہیں ہوتا ، اور اس سے براہِ راست کوئی جواب نہیں دیا جا سکتا ، جس سے دل کا بخار نکل جائے ، ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ جذبات اندر ہی اندر بالیدگی حاصل کرتے ہیں اور پھر موقعہ پا کر ابل پڑتے ہیں . پس عاملانِ تسخیر کو چاہئے کہ ایسی مذموم عادات سے کما حقہ اجتناب کریں ، کبھی تنہائی میں یا محفل میں کسی شخص کی تحقیر نہ کریں ، اور نہ ظریفانہ انداز میں لے بنائیں ، ورنہ ان کے متعلق محبت کی جگہ دلوں میں نفرت و عداوت پیدا ہو گی ،

نکتہ چینی

بعض طبیعتوں کا قاعدہ ہے کہ اُن سے کسی امر کے متعلق رائے لی جائے یا نہ لی جائے لیکن وہ اظہارِ قابلیت کے لیے نکتہ چینی سے باز نہیں آتے ، یہ لوگ ایسے بدبین اور خبیث

طینت ہوتے ہیں کہ محض اس خواہش کے لیے کہ دنیا اُن کو مبصر اور دانشمند کہے ایک بھلی چیز میں بھی نقص نکال دیتے ہیں، اور سو سو طرح اُسکی برائیاں ثابت کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتے ہیں، کسی شخص کے متعلق خواہ اُن سے انکی ذاتی رائے کو دریافت کرے یا نہ کرے لیکن وہ اس کا نام آتے ہی اعتراضات کی بوچھار کر دیتے ہیں ایسے لوگوں کی ہرزہ درآئی اور بدباطنی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ زمانہ ان سے الگ تھلگ رہنے کی کوشش کرتا ہے، مہذب اور سنجیدہ لوگ ان کو کبھی اپنی سوسائٹی میں شامل نہیں ہونے دیتے، اور وہ اگرچہ دوسرے کی بیجا نکتہ چینی کرتے ہیں، لیکن خاص انکی ذات پر بہت سے اعتراض کرنے والے محض اس ناشائستہ حرکت کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں اور نکتہ چیں لوگوں کی زندگی نہایت ذلت اور نامقبولیت کی حالت میں بسر ہوتی ہے، ایسا شخص جہاں کہیں جاتا ہے لوگ اس کے آنے اور بیٹھنے کے روادار نہیں ہوتے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ کور باطن ہم پر بھی کوئی ناشائستہ اور ناموزوں حملہ کیے بغیر نہ رہے گا، فی الحقیقت نکتہ چینی اخلاق سے بالکل خلاف ہے، ہمارے معزز دوستوں کو چاہیے کہ وہ ذرا دیر کے لیے بھی نکتہ چینی کے عادی نہ بنیں، بالفرض ان کو اگر کسی ایسے ہی مسئلہ کے متعلق رائے زنی کرنی ہو جس کے لیے وہ اچھا خیال ظاہر نہیں کر سکتے تو انہیں چاہیے کہ خاموشی سے کام لیں، اور جب ان سے بجد اصرار کیا جائے اور وہ اپنا خیال ظاہر کرنے پر مجبور ہو جائیں تو نہایت نیک نیتی کے ساتھ مہذب الفاظ میں جو مخاطب کی ناگواری کا شبہ نہ رکھتے ہوں اپنا خیال ظاہر کریں۔

غیبت

جو بات کسی دوسرے شخص کی سخت شکایت، سخت غصہ اور اشتعال طبع کا باعث ہو سکتی ہو وہ غیبت ہے، یا پیٹھ پیچھے دوسروں سے اسکی برائی سن کر ایسی

بُرائی جسے اس کے منھ پر آپ اپنی زبان سے ظاہر نہیں کر سکتے ، غیبت ایک آگ ہے جو اخلاق و محبت کو آن کی آن میں پھونک دیتی ہے ، خدا نہ کرے کہ کوئی غیبت کا عادی ہو کیونکہ غیبت میں لوگوں کو بہت مزہ ملتا ہے ، غیبت ہنسنے ہنسانے اور انجمن میں دلچسپیاں پیدا کرنے کا ذریعہ ہے ، افسوس بڑے بڑے پاکباز لوگ کیا خوش ہو ہو کر پیٹھ پیچھے دوسروں کو بُرا کہتے ہیں ، اور لوگ بڑی دل آویزی کے ساتھ غیبت کو سنتے ہیں ، گویا بالفاظ دیگر انسان کا مردہ کھانے کو دنیا بہت خوشی کے ساتھ تیار ہے ، لیکن جو لوگ بدھڑک اور بےخطر دوسروں کی غیبت کرتے ہیں ، اگر دوسرے انکی غیبت کرتے ہیں تو وہ دشمن جانی ہو جاتے ہیں ، تم اگر کسی امر کی برائی کا اندازہ کرنا چاہو تو اسکی آسان تدبیر یہ ہے کہ خود اس تیر کا نشانہ بن کر دیکھو ، بس جس حد تک تمھارے دل کو اس سے تکلیف ہو سکتی ہے اسی حد تک دوسرے کو بھی اس سے تکلیف پہنچتی ہے ، پس جو صاحبان تسخیر عالم اور عام ہر دلعزیزی کے خواہشمند ہیں ان کو چاہئے کہ غیبت اور اس کے متعلقات کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیں ، اور بھولے سے بھی کبھی اس ناپاک شے سے اپنی زبان اور دل کو آلودہ نہ کریں ، تاکہ دنیا اُن کو گلِ بےخار سمجھکر اپنی آنکھوں میں جگہ دینے کے لئے تیار ہو جائے ،

بدگوئی

انسانی عادات میں ایک بہت بُری عادت جو دوسروں کو خوامخواہ اپنا دشمن بنالیتی ہے بدگوئی کی عادت ہے ، بعض ایسے لوگ ہیں جو بغیر کسی خاص فائدہ کے یا کسی مطلب کے اپنی زبان سے بُری بات نکالتے ہیں ، اُن کے سامنے اگر کسی کا تذکرہ آجائے تو وہ اُس سے کسی قسم کا خاص تعلق رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں لیکن اُسے بُرا کہے بغیر نہیں رہ سکتے ، اگر آپ اُن سے اپنے کسی معاملہ میں رائے پوچھیں تو وہ ہمیشہ بُری باتیں زبان پر لائیں گے ، اگر آپ اُن سے کسی کام کا ارادہ ظاہر کریں تو یقیناً وہ آپ کی ناکامی اور مایوسی کے متعلق

خیالاتِ بد کا اظہار کریں گے ، غرض یہ کہ وہ سوائے بُری بات کے جو دوسروں کے دل کو ناگوار گزرے کبھی کوئی اچھی بات نہ کہیں گے ، لیکن ایسے لوگ بہت جلد نہایت ذلیل و حقیر سمجھے جانے لگتے ہیں ، انکی عاداتِ بد کی وجہ سے کوئی ان کو مُنہ بھی نہیں لگاتا ، اور نہ اُن سے بات کرتا ہے ، نہ اپنے مشوروں میں شامل کرتا ہے ، اور اگر وہ خود کسی بات میں دخل دینا چاہتے ہیں تو نہایت حقارت کے ساتھ ان کو روک دیا جاتا ہے ، پس ہماری کتاب کے ناظرینِ دعالین کا فرض ہے کہ وہ بد گوئی کی عادتِ بد سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں ، اُن سے جب کبھی کوئی بات پوچھی جائے تو اس کے جواب میں اچھا خیال ظاہر کریں ، بلکہ اگر بُرا خیال بھی ظاہر کرنا ہو تو اس کے لیے بھی ایسے اچھے الفاظ اختیار کریں کہ وہ بُری بات بھی سننے والوں کو نہایت بھلی معلوم ہو ، لوگوں کے ارادوں ، اور خیالوں ، اور منصوبوں کے لیے ہمیشہ نیک فالی اور حوصلہ افزائی کی کوشش کریں ، اور انکی کامیابی کے متمنی رہیں ، اور اگر وہ ایسا کریں گے تو بہت جلد مقاصدِ تسخیر میں کامیابی حاصل کر لیں گے ، اور دنیا میں نیک نامی اور ہر دلعزیزی کی زندگی بسر کریں گے ،

فطرت شناسی

میں اس کا قائل نہیں کہ برق فشاں نگاہیں کوئی طاقت رکھتی ہیں ، اسے نہیں مانتا کہ شکن در شکن زلفیں دامِ دنستِرِاک کا کام دے سکتی ہیں ، مجھے تسلیم نہیں کہ حسن و جمال اپنے اندر کوئی کشش رکھتے ہیں ، میں یقین نہیں کرتا کہ مشاطہ کے کمزور بازو ، شانۂ صندل کی موشگافیاں اور آئینہ کی نور بافیاں کسی کہربائی طاقت پر مبنی ہیں ، مجھے یہ مغالطہ نہیں کہ نقرئی اور طلائی تصویروں سے جیب کا لبریز ہونا انسان کی دل آویزیوں میں کچھ اضافہ کر سکتا ہے ، میں اس دھوکہ میں مبتلا نہیں کہ کارگاہوں کی محنتیں اور استریوں کی زحمتیں پیکرِ انسانی کی رعنائیوں اور دلربائیوں کو بڑھا دیتی ہیں ، لیکن میں اتنا جانتا ہوں

کہ قدرت نے مدنی الطبع انسان کو ایک قوت ضروری دی ہے، جس کے بغیر مدنیت ناممکن معاشرت محال اور تعلقاتِ باہمدگر کا استحکام دشوار ہے، اسے ایک وہبی قوت کہیئے یا اس کا نام جادو رکھیئے، انسان کی کامیابی اور سرسبزی اسی پر منحصر ہے، اور یہ قوت جس حد تک کسی شخص کو عطا کی گئی اسی حد تک وہ کامیاب اور دنیا میں فارغ البال ہے،

یہ قوت جس سے احساس، ادراک، تفرس، اور علم النفس (سائیکالوجی) کے چشمے ابلتے ہیں انسان کے ساتھ مخصوص اور اسکی کامیابی کا مدار علیہ ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ ایک کامیاب ہستی اپنی نگاہوں سے تیغ زنی اور اپنے ابرووں سے تیر افگنی کرتی ہو جو دیکھتا ہے کلیجہ تھام کر رہ جاتا ہے، اور جو نظر اٹھاتا ہے ایک آہ کے ساتھ صبر و ہوش کو الوداع کہتا ہے، لیکن اگر غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ یہی قوت ہے جو نگاہ وابرو کی صورت میں بجلیاں گرا رہی ہے محبت کیا ہے، ؟ دو قطعی میلانوں کا تصادم یا دو فطری مناسبتوں کی ہم آغوشی، پس جب محبوب عاشق کی طبعی مناسبتوں کا مطالعہ کر لیتا ہے، اسکی فطرت سے آگاہ ہو جاتا ہے اور اسکی عزیمتوں کا ورق اپنی آنکھوں کے سامنے پاتا ہو تو ایک آقا کی طرح حکمرانی کرتا ہو بلکہ ایک بادشاہ کی طرح جہاں بانی،

آپ ایک انشا پرداز، یا ایک مقرر کو ملاحظہ کرتے ہیں کہ وہ ناظرین کو یا حاضرین کو مسحور کر دیتا ہے، اس کے ہر مطالبہ پر لبیک کی صدائیں بلند ہوتی ہیں، اور اس کے ہر جملہ پر آفرین و ستائش کے نعرے آسمان تک پہونچتے ہیں، مگر کیوں؟ کیا الفاظ کا ایک ذخیرہ یا فقروں کا ایک سلسلہ اپنی جگہ کوئی اثر رکھتا ہے، یا تقریر و تحریر کے قرطاسی دامنوں میں کوئی بیٹری نہاں ہو، نہیں یہ صرف فطرت شناسی کا ایک ادنی کرشمہ ہو، مقرر یا انشا پرداز اس پبلک کی سائیکالوجی سے آگاہ ہو، جسمیں وہ تبلیغ کر رہا ہے: اور اس لیئے اس کا ہر لفظ دلنشین اور ہر جملہ موثر ہے،

آپ کسی شہر میں حلقۂ طلبا پر نظر ڈالئے، آپ دیکھیں گے کہ یکساں قابلیت کے باوجود ہر شخص یکساں کامیاب نہیں، بلکہ بعض اوقات آپ دیکھیں گے کہ ایک اعلیٰ تعلیمیافتہ طبیب کے مقابلہ میں ایک کم تعلیمیافتہ طبیب زیادہ کامیاب ہے۔ اس کا سبب آپ کچھ قرار دیں، لیکن میں عرض کروں گا کہ یہ اسی قوت کی طلسم بندیاں ہیں، یہ طبیب جو کامیاب ہے اگرچہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں، لیکن قدرت نے اُسے فطرت شناسی کا ملکہ عطا کیا ہے۔ وہ ایک نگاہ میں مریضوں کی فطرت سے آگاہ ہوجاتا ہے، وہ اس اصُول سے واقف ہے کہ فطرتوں کی تبدیلی کلیوں کو بدل دیتی ہے، اور اس بنا پر اس کی تشخیص درست اور اس کا علاج تیر بہدف ہوتا ہے،

آپ کسی بازار سے گزرتے وقت غور کیجئے، ایک ہی قسم کے مال کی چند دوکانیں سلسلہ وار قائم ہیں، لیکن ہر دوکاندار یکساں کامیاب نہیں، ایک شخص ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہوئے بیکار بیٹھا ہے اور دوسرے کو خریداروں کے ہجوم اور نمائش وفروخت کی مصروفیت سے سر اٹھانے کی فرصت نہیں، یہ ناکامی اور کامیابی بھی اس قوت نفس کی کمی بیشی اور وجود وعدم پر منحصر ہے، جو دوکاندار کامیاب ہے، وہ فطرت شناسی کی پوری مہارت رکھتا ہے، گاہکوں کے دلی خیالات کا ایک نگاہ میں مطالعہ کرلیتا ہے، معاملات میں اُن کے فطری میلان کو ملحوظ رکھتا ہے، اور اس کی دوکان پر آجانے کے بعد کوئی گاہک معاملہ کئے بغیر واپس نہیں جاتا،

ان بیرونی مثالوں کو چھوڑ کر درونِ خانہ کے واقعات پر توجہ کیجئے، وہ انسان کی نصف زندگی، نصف بدن اور نصف روح یعنی بیوی بیکار ہے، اگر فطرت شناس نہ ہو۔ زن ومرد کا ارتباط باہمہ گر فطرت شناسی کے بغیر دشوار ہے، خس پوش پناہ گاہوں کو فردوس سے بدلنے والی، آدم وحوا کی نسلوں کو جنت کی حسرتیں بھلا دینے والی زن ومرد کے دو قالبوں کو ایک جان سے زیادہ رکھنے والی یہی قوت ہے جو فطرت کی ضخیم

کتاب ایک نگاہ میں ازبر کرلیتی ہے، کوئی خادم اپنے آقا کی نظر میں اسوقت تک قابلِ اعتماد اور محبوب نہیں ہوتا جب تک وہ ایاز کی طرح سائیکالوجی کے نصاب کی تکمیل نہ کرے ایک شخص اپنی سوسائٹی میں اُسیوقت ہردلعزیز بن سکتا ہو جب وہ احباب کی فطرت سے واقف ہوکر اپنے طریقِ عمل کو اس سے متصادم نہ ہونے دے، الغرض ایک انسان گھر کے باہر اور گھر کے اندر فطرت شناسی کے بغیر ایک لمحہ بھی مسرت وکامیابی کے ساتھ بسر نہیں کرسکتا اور ایسی حالت میں عاملانِ تسخیر کی کامیابی تو فطرت شناسی کے بغیر بالکل محال ہے،

جب ایک تاجر کو اپنے گاہکوں کی فطرت سے واقف ہونا ضروری ہے جب ایک طبیب کے لیئے مریضوں کی فطرت شناسی لازمی ہے، جب بلا استثنار ہر شخص کی تمدنی کامیابی سائیکالوجی کی مہارت کے بغیر دشوار ہے تو ایک عاملِ تسخیر کے لیئے کیونکر ممکن ہے کہ وہ اپنے مخاطب کی فطرت سے اچھی طرح واقفیت پیدا کیے بغیر اس کی تسخیر میں کامیاب ہوسکے، پس اگر آپ اس فن میں درحقیقت کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو فطرت شناسی میں کمال حاصل کیجئے، جس کی صورت یہ ہو کہ آپ جس سے ملیں اس کے اخلاق وعادات سکنات وحرکات اور میلانِ طبع پر پوری نظر رکھیں، اور جب کسی شخص کی فطرت کا پورا علم ہوجائے تو جہاں تک اس کے ساتھ آپ کی وابستگی ہے ہروقت اس کے فطرتی میلان کا لحاظ رکھیں، اور اپنی عادات کو اسکی عادات سے متصادم نہ ہونے دیں، لوگوں میں ہردلعزیزی حاصل کرنے اور ان کے دلوں کو مسخر کرنے کا یہ سب سے بڑا راز ہے،

کمزوریوں سے چشم پوشی

بعض لوگوں کا دستور ہے کہ وہ اپنی اخلاقی کمزوری کی بنا پر دوسروں کی کمزوریوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب اُن کو کسی کے متعلق کسی کمزوری کا حال معلوم ہوگیا تو اسے کسی نہ کسی پہلو سے ظاہر کئے بغیر نہیں رہتے ، یہ کمزوریاں مختلف ہوتی ہیں ، مثلاً کسی میں نسبی کمزوری ہے ، کوئی شراب پیتا ہے ، کسی نے کچھ زمانہ جیل میں بسر کیا ہے ، کوئی خلقی کمزوری رکھتا ہے ، مثلاً ایک آنکھ ، ایک ہاتھ یا ایک پاؤں سے معذور ہے ، غرض ہر شخص خلقت ، عادت یا مرض کے لحاظ سے کچھ نہ کچھ کمزوری رکھتا ہے جب کسی شخص کی کمزوریاں طعن و تشنیع کی صورت میں ظاہر کی جاتی ہیں تو اسے سخت ناگوار گزرتا ہے ، اور چونکہ وہ کمزوریاں اسمیں درحقیقت موجود ہیں اس لئے تردید کا موقع نہ ملنے سے دل ہی دلمیں مشتعل ہوتا ہے ، اس اشتعال کا نتیجہ نفرت و عداوت ہے ، پس عاملان تسخیر کا فرض ہے کہ وہ کبھی دکھتی ہوئی رگوں کو مس نہ کریں ، کبھی لوگوں کی کمزوریوں کو ظاہر کرکے علی الاعلان مضحکہ نہ اڑائیں ورنہ اپنا اقتدار کھو بیٹھیں گے ، اور دلوں پر اپنی محبت کا سکہ بٹھانے کی جگہ تحقیر و تنفر کے ناگوار جذبات کو ترقی دینگے ،

انکسار

بیحد ضروری ہے کہ تسخیر کے شیدائی عجز و انکسار کے عادی بنیں ، کیونکہ صرف انکسار میں یہ قوت ہے کہ وہ آن کی آن میں دوسروں کے دلوں پر قبضہ و تصرف حاصل کرسکتا ہے ، انکسار کیا شے ہے ، صرف یہ بات کہ ہر وقت آپ کی گفتگو آپ کے افعال اور کل حرکات و سکنات سے یہ ظاہر ہو کہ آپ اپنے آپ کو خدا کا ایک ناچیز بندہ اور سب

کمتر خیال کرتے ہیں ، چنانچہ جب آپ انکسار کے پورے پورے عادی ہو جائیں گے تو امید ہے کہ بہت جلد لوگ آپ کی عزت کرنے لگیں گے ، اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص کے دل میں یہ بات سما گئی ہے کہ اس سے زیادہ اچھا کوئی شخص دنیا میں نہیں ہے ، پس جو شخص کہ انکسار کا عادی نہیں ہے بلکہ مغرور و متکبر ہے وہ جب کسی سے ملتا ہے تو دو غرور ایک دوسرے سے ٹکرا کر آپس میں نزاع پیدا کرتے ہیں اور اگر ان دونوں میں ایک مغرور اور ایک منکسر المزاج ہوا تو مغرور شخص کے دل میں بھی اپنے مقابل کی گنجائش پیدا ہو جاتی ہے اور فی الحقیقت غرور کو شکست دینے کی ترکیب انکسار سے اچھی کوئی نہیں ہو سکتی ، آپ کو چاہیے کہ غرور و نخوت کا ناپاک خیال اپنے پاس نہ آنے دیں ، اور ہمیشہ اپنے دل کو پامال ، اپنی نگاہوں کو زیر ، اور اپنے خیالات کو پست رکھیں ، بہر کیف ہم اپنے ناظرین کو منکسر المزاجی کی عادت اختیار کرنے کی بہت سخت تاکید کرتے ہیں اور امید ہے کہ تسخیر کے آرزومند خصوصیت کے ساتھ ہماری عرضداشت پر توجہ فرمائینگے

خلوص

خلوص کے زیور سے دل کو آراستہ کرنا بہت دشوار امر ہے ، لیکن خلوص کے بغیر دنیا کے تمام کام بیکار ہیں آپ کی قومی خدمتیں ملکی ہمدردیاں اور دوستوں کے ساتھ محبت آمیز برتاؤ اسی وقت عزت کی نظر سے دیکھا جائیگا ، جب اسمیں خلوص کا شائبہ موجود ہو گا ، خلوص کے یہ معنی ہیں کہ آپ کا ہر ایک کام تکلف تصنع اور بناوٹ سے خالی ہو ، وہ تکلف تصنع اور بناوٹ جو دوسروں کو اس امر کا یقین دلانے کے لیے اختیار کی جاتی ہے کہ آپ کا ذاتی فائدہ اس کام میں کچھ نہیں ہے اور محض پبلک یا کسی شخص کی نفع رسانی کے لیئے آپ نے یہ کام کیا ہے ، پس آپ کو اپنے دل میں خلوص کی قوت پیدا کرنے کی بہت ضرورت ہے ، کیونکہ جب تک آپ بے لوثی اور بے غرضی کے ساتھ محض ہمدردی

اور محض محبت اور صرف نیک نیتی سے دنیا کے کام نہ نکالیں گے ، اور دوستوں کے کام نہ آئیں گے اور اپنے تعلقات یگانگت کو ظاہراً و باطناً یکساں نہ کر دکھائیں گے اس وقت تک دنیا میں ہرگز عزت حاصل نہیں کر سکتے ، پس ہماری کتاب کے پڑھنے والوں کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے تعلقات اور افعال و اقوال اور دل میں خلوص کی بے انتہا قوت پیدا کریں ، کیونکہ خلوص ایک جادو ہے جو بہت جلد دوسرے کے دل میں اثر کر جاتا ہے ،

ایثار

جو لوگ دنیا کو اپنا مطیع و مسخر بنانا چاہتے ہیں ان کے لئے ایثار پر عمل کرنا بے انتہا ضروری ہے ، ایثار کا یہ مطلب ہے کہ انسان دوسرے کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دے ، اپنی مطلب برآری سے پیشتر دوسرے کی مطلب برآری کا خواہشمند ہو ، پس آپ اپنے طریق معاشرت میں اس امر کو ملحوظ رکھیے کہ آپ کی ذات سے دوسروں کو منفعت پہنچے ، اگرچہ آپ کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ انسانی دل قدرتی طور پر اپنی خیر اندیشی پر مجبور ہو ، لیکن جب آپ کی طبیعت میں ایثار کا مذاق پیدا ہو جائیگا تو پھر اس نیک عادت کو چھوڑنے کے لئے آپ کبھی آمادہ نہ ہونگے ، انسان کی عادات میں ایثار کا رتبہ بہت بڑا ہے کیونکہ جو شخص خود بھوکا بیٹھا رہے اور اپنا کھانا دوسروں کو کھلا دے ، وہ میرے خیال میں ایسا جوانمرد ہے جس نے ایک شیر سے مقابلہ کیا ، یا ایک پہاڑ سر پر اٹھا لیا ، غور تو فرمائیے کہ پبلک بلاوجہ اور بے سبب آپ کو اپنا مخدوم نہیں تسلیم کر سکتی ، جب تک آپ پبلک کے روبرو ثابت نہ کر دیں گے کہ آپ اس کے سچے خیر خواہ اور ہمدرد و محسن ہیں اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ آپ دوسروں کی جائز ضرورتوں کو اپنی ضرورتوں سے پہلے پورا کرنے کے لئے کمربستہ نہ ہو جائیں ، پس ہمارے ناظرین کو لازم ہے کہ وہ ایثار کی قیمتی عادت کو بھی اپنے معمولات اور عادات میں شامل کر لیں ؛

ایفائے عہد

انسانی شریفانہ زندگی میں بہت زیادہ قابلِ عمل جو امور ہیں منجملہ اُن کے ایک ایفائے عہد ہے ، عہد وہ بات ہے جو انسان مختارانہ طور پر اپنی رائے سے دوسرے کے مجبور کئے بغیر اپنے لئے لازم کر لیتا ہے ، اور جس بات کو انسان اپنی مرضی کے مطابق لازم کرے اس کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر عہد کو پورا نہ کریگا تو وہ دنیا کی نظر میں نہایت ذلیل اور حقیر سمجھا جائیگا ، اس موقعہ پر مجھے یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ بعض لوگ وعدے کی سچائی اور عہد کے پورا کرنے کو نہایت اہم اور مشکل امر سمجھتے ہیں ، لیکن میرے خیال میں یہ انکی خام خیالی ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح دنیا میں اور صدہا معمولی باتیں ہیں اسیطرح ایک ایفائے عہد بھی ہے ، میں ایسا کیوں سمجھتا ہوں اس لئے کہ جب وعدہ کرنے میں ہم کو کامل اختیار ہے اور ہم دوسرے کے مجبور کئے بغیر خاص اپنی خوشی اور رضا ورغبت سے وعدہ کرتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم کسی ایسی بات کا وعدہ کرلیں جسکا پورا کرنا ہمارے لئے ذرا بھی دشوار ہو سکتا ہے ، وعدہ کرتے وقت ہم کسی ایسے خیال کو اپنے قریب بھی نہ آنے دیں گے جسکو عالم مثال میں لانا ہم ذرا بھی دقت طلب خیال کرتے ہیں ، پس ہمارے معزز ناظرین کو چاہئیے کہ وہ ایفائے عہد میں ایک بے نظیر مثال قائم کریں ، اور اس کے کوشاں رہیں کہ تمام عمر ان کا کوئی وعدہ غلط نہ ثابت ہو ، اور دنیا ان کو عہد شکنی کے نقطے سے ذلیل ورسوا نہ کرے ، اور اسکی آسان ترین تجویز یہی ہے کہ آپ وعدہ کرتے وقت اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ یہ بات آپ کے لیے ہر طرح ممکن الوقوع ہے یا نہیں ، اگر ہے تو شوق سے وعدہ کر لیجئے ، اور اگر نہیں تو پھر اس کا خیال تک نہ فرمائیے اور یہی ایک صورت ہے جو پبلک میں آپ کی عزت وعظمت کو برقرار رکھ سکتی ہے ، اور آپ کی عام مقبولیت وہر دلعزیزی کا باعث ہو سکتی ہے ،

بے تکلفی کا اظہار

جب چند اشخاص کسی سوسائٹی میں اٹھتے بیٹھتے ہیں ، یا جب چند آدمیوں کی پرائیوٹ زندگی ایک ساتھ بسر ہوتی ہے تو لازمی طور پر باہم بے تکلفی پیدا ہو جاتی ہے ، ایک دوسرے کی کمزوریوں سے آگاہ ، اور ایک دوسرے کے نیک و بد کا رازدار بن جاتا ہے ، لیکن اس پرائیوٹ زندگی میں صدہا ایسی باتیں وقوع میں آتی ہیں جنکو پبلک میں لانے کے لئے کوئی متنفس تیار نہیں ہوتا ، بعض بے وقوف اشخاص انکی پروا نہیں کرتے ، اور اپنے بے تکلف دوستوں کی وہ باتیں جو بے تکلفی کی بنا پر ان کے علم میں آگئی ہیں اغیار و اجانب کے روبرو بیان کرتے ہیں ۔ جس سے ان کے دوستوں کی رسوائی اور تحقیر ہوتی ہے جب یہ ماجرا اُن کے دوستوں کو معلوم ہوتا ہے تو انہیں سخت اشتعال پیدا ہوتا ہے اور وہ ان سخن چینوں سے متنفر ہو جاتے ہیں ، بعض خوش اخلاق امرا یا اعلیٰ طبقہ کے لوگ معمولی درجہ کے لوگوں سے بے تکلف ہو جاتے ہیں ، لیکن اگر اس بے تکلفی کا اظہار پبلک طور پر ہوتا ہے تو ان کے وقار میں فرق آتا ہے اور وہ انھیں سخت ناگوار گزرتا ہے ،

لہذا عاملان تسخیر کو چاہئے کہ وہ کبھی ایسی اشخاص کے سامنے اپنی بے تکلفی کا اظہار نہ کریں ، اور کبھی ایسی بات کو روا نہ رکھیں جس سے دوسروں کے وقار میں کمی واقع ہو ، یا انکی پبلک لائف کو نقصان پہنچے ، اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ہر طرح کی بے تکلفی کے اہل ثابت ہونگے اور دل خود بخود انکی ہم نشینی کی طرف مائل ہوگا ۔

دیانت داری

دنیا میں رہ کر غیر ممکن ہے کہ کسی کو کسی سے کچھ واسطہ اور معاملہ نہ پڑے پس دنیا کے معاملات میں دیانت داری کا جوہر نہایت قدر اور عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ، اور اگر آپ ہر دلعزیزی کی صفت اپنی ذات میں پیدا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو دیانت داری کی پوری کوشش کرنی چاہیے آپ ہمیشہ اس امر کو ملحوظ خاطر رکھیں کہ اگر کوئی خدمت کسی دوست یا عزیز یا حاکم کی طرف سے آپ کے سپرد کی جائے تو آپ اس خدمت کو نہایت ایمان داری اور بے لوثی کے ساتھ انجام دیں ، جو لوگ خائن اور بے ایمان ہوتے ہیں اور وہ دوسروں کے کاموں میں خواہ مخواہ اپنا فائدہ شامل کر لیتے ہیں ، اور پھر ان کاموں کو خیانت اور بددیانتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں وہ کبھی دنیا میں عزت ناموری اور ہر دلعزیزی حاصل نہیں کر سکتے ، بخلاف ان کے دیانت دار آدمی کا ایک قدرتی رعب و وقار ہر شخص کے دلمیں ہوتا ہے ، پس ہماری کتاب کے پڑھنے والوں ، اور ہماری ہدایات پر عمل کر کے فائدہ اٹھانے والوں کا فرض ہے کہ وہ دنیا میں اعلیٰ درجہ کے دیانت دار بن کر رہیں ، اور خیانت و بے ایمانی کا خیال بھی کبھی اپنے دل میں نہ لائیں ، کیونکہ جب تک انکی دیانت دنیا پر ظاہر نہ ہوگی اسوقت تک وہ پرائے دلوں پر قبضہ نہیں حاصل کر سکتے ،

بے لوثی

اگر کوئی شخص اس بات کا آرزومند ہے کہ دنیا پر بہت جلد اپنا رُعب قائم کرے اور ہر شخص کے دل میں اس کا وقار و ادب پیدا ہو تو اسے بے طمعی کی بیش بہا عادت اختیار کرنی چاہئے ، خواہ کوئی شخص کتنا ہی امیر کیسا ہی فیاض اور بنی نوع کے کام آنے والا ہو ، لیکن آپ اس سے کسی قسم کا مطلب نہ رکھئے آپ کو کیسی ہی ضرورتیں کیوں نہ پیش آئیں اور آپ کا دل فیاض لوگوں کی مہربانی کے لئے کیسا ہی بیتاب کیوں نہ ہو لیکن آپ ہمیشہ اپنے دل کو نصیحت کیجئے اور اُسے دوسروں کی احسانمندی سے باز رکھئے ، جو چیز انسان کو ہر جگہ ذلیل کرتی ہے ، جو چیز آدمی کو ہمیشہ بدنام و رُسوا رکھتی ہے ، جو چیز انسان کو بڑے فائدے حاصل کرنے سے روک دیتی ہے وہ طمع ہے ،

عزیز دوستو اگر دنیا میں رہ کر عزت حاصل کرنی ہے ، اگر خواہش ہے کہ زمانہ کے دلوں میں تمھارا وقار قائم ہو ، اگر چاہتے ہو کہ عالم کو اپنا مسخر بناؤ تو بے طمعی اختیار کرو اور ثابت کردو کہ کسی فرد و بشر سے تمھاری آرزو اور کوئی غرض وابستہ نہیں ہے ، دنیا اس شخص کو ذلیل کرتی ہے اور حقیر جانتی ہے جسکی نسبت سمجھ لیتی ہے کہ اس کو مجھ سے کچھ طمع ہے ، لیکن جس شخص کی نسبت یہ حسن ظن رکھتی ہے کہ اسکے پہلو میں ایک بے طمع اور مطمئن دل ہے تو پھر اسکے احترام و ادب کیلئے مجبور ہو جاتی ہے لہٰذا ہماری ہدایات پر عمل کرنے والوں کو سخت تاکید کی جاتی ہے کہ وہ بے طمعی کو فی الفور اپنا شعار بنائیں اور حرص و طمع کے زہر کو دل سے نکال کر دور پھینکدیں ؎

قرض سے اجتناب

جو چیز اپنے کو بیگانہ ، دوست کو دشمن اور دشمن کو دشمنِ جانی بناتی ہے وہ قرض ہے، ایک مشہور عربی مثل ہے القرض مقراض المحبت (قرض محبت کو قطع کرنے والا ہے) اگر کسی کو دنیا کی نظر میں ذلیل ہونا ہو تو وہ قرض لے ، جو شخص قرض کے پنجۂ ستم میں گرفتار ہو جاتا ہے پھر اُسکی رہائی بہت مشکل ہے ، اگر آپ عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور آپ کی خواہش ہے کہ دنیا میں آپ کا وقار قائم ہو تو قرض کی بلائے بے درماں سے اپنے آپکو بچائیے ، اس کتاب کے پڑھنے کی حالت میں اگر آپ مقروض ہوں تو آپ کو چاہئے کہ اس بارِ عظیم سے سبکدوشی حاصل کیجئے اور آئندہ کے لئے سخت عہد کیجئے کہ آپ کبھی قرض نہ لیں گے ، ورنہ یقین کیجئے کہ آپ کی ہر دلعزیزی اور عزت کو سخت صدمہ پہونچیگا اسیطرح آپ قرض دینے سے بھی احتراز کریں ، کیونکہ جس شخص کو قرض دیا جاتا ہے وہ خواہ مخواہ دشمن ہو جاتا ہے ، اور خاص کر اگر اس سے کبھی قرض کا تقاضا کیا جاتا ہے تو یہ دشمنی اور بھی زیادہ ترقی کر جاتی ہے ، پس ضرورت ہے کہ قرض کا نام کبھی کسی حیثیت سے آپ کی زبان پر نہ آئے ، بلکہ اس لفظ کا استعمال ہی آپ چھوڑ دیں

اور اگر آپ دلی کوشش کے ساتھ ایسا کریں گے تو ہم کو قطعی امید
ہے کہ اپنے مقصدِ تسخیر میں پوری کامیابی
حاصل کریں گے اور آپ کے بے لوث
اور بےغرض تعلقات کو
دنیا خاص قدر کی نگاہ سے دیکھے گی +

اِستحصال ناجائز

اگر آپ کی وجہ سے کسی شخص کا دل دُکھے گا یا اُسے کسی قسم کا نقصان پہونچے گا تو خوب یاد رکھیئے کہ وہ کبھی آپ کا مداح نہ ہوگا، اور نہ وہ کسی حالت میں آپ کا دوست ہو سکتا ہے، دوسروں کا دل دکھنے کی سب سے بڑی وجہ استحصال ناجائز ہے، یعنی جس فائدہ کے حاصل کرنے کا آپ کو حق نہیں ہے اُسے آپ دوسروں سے حاصل کریں، مثلاً رشوت استحصال ناجائز ہی کی ایک صورت ہے، جو شخص رشوت دیتا ہے وہ کبھی اپنے دل سے راشی کا دوست نہیں بن سکتا، بلکہ جب کبھی موقع ہوگا وہ اس کے لیے نامناسب الفاظ ہی استعمال کریگا، اسیطرح جو لوگ کسی شخص پر ناجائز دباؤ ڈال کر اس سے کچھ فائدہ اٹھانے کی خواہش کرتے ہیں وہ بھی گویا اپنی ہردلعزیزی کو برباد کرنے کی فکر میں ہیں، ان لوگوں کو استحصال ناجائز کی عادت بالکل ترک کرنا چاہیئے، اور غور کرنا چاہیئے کہ اگر اسیطرح کوئی ہم سے استحصال ناجائز کے لیے تیار ہو تو ہمیں اس سے کیسی نفرت پیدا ہوگی؟

استحصال ناجائز کا یہی مطلب نہیں کہ دوسروں سے آپ ناجائز طور پر زرِ نقد وصول کریں، نہیں بلکہ آپ کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے دوسرے پر جابرانہ دباؤ نہ ڈالیں، اور کوئی شخص خواہ کتنا ہی آپ کے بس میں کیوں نہ ہو، لیکن کبھی اپنے اختیارات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں،

رشک و حسد

جہاں تک ممکن ہو حسد کی عادتِ بد سے اپنے آپ کو محفوظ رکھو، دوسروں کی خوبیاں دیکھکر کبھی اس خیال سے عیب جوئی نہ کرو کہ وہ خوبیاں تم میں نہیں پائی جاتیں، دوسروں کو خوشحال اور فارغ البال پاکر کبھی اپنے دل میں افسردہ نہ ہو اور نہ اس کی تمنا کرو کہ انکی خوشحالی کو صدمہ پہونچے، حاسد کبھی خوش نہیں رہ سکتا، اگر لوگوں کو اندازے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں شخص حاسد ہے تو وہ اس سے متنفر ہو جاتے ہیں، اگر تم کو لوگوں کے دل مسخر کرنے ہیں تو کوئی ایسی عادت اختیار نہ کرو جس سے ان کو نفرت پیدا ہو، بلکہ اپنے اندر وہ تمام باتیں پیدا کرو جن سے تمھاری ہر دلعزیزی اور عام محبوبیت میں ترقی ہو،

ہمدردی

انسان اپنے مدنی الطبع اور "مل جل کر رہنے پر مجبور" ہونے کی بنا پر قدرتاً ایک دوسرے کا ہمدرد ہے، اور ہمدردی باہمی کے بغیر نبی نوع کا کام نہیں چل سکتا لیکن ہمدردی دو قسم کی ہوتی ہے، ایک وہ جس کے لئے انسان مجبور ہے اور ایک وہ جو اس کے اختیار میں ہے، پس میری مراد ان ہمدردیوں سے ہے جو آپ کے اختیار میں ہیں، مثلاً ایک گھر میں آگ لگ گئی ہے، اور اس کے مکین مصیبت سے حواس باختہ ہو کر امداد کی صدا بلند کر رہے ہیں، ظاہر ہے کہ جذبۂ ہمدردی کے سوا کوئی طاقت آپ کو مجبور نہیں کر سکتی کہ اس جلتی آگ میں کود پڑیں، اور ان ہستیوں کو بربادی سے بچالیں جو بالکل آپ کی طرح ہیں، اور جو غالباً ہزار دو ہزار سال پہلے آپ سے حقیقی برادرانہ تعلق رکھتی تھیں، پس ایسی ہمدردی کے جذبات دل میں پیدا کیجئے

جس کا اختیار کرنا آپ کی مرضی پر ہے، اور اسطرح لوگوں کے کام آئیے کہ ہر شخص آپ کو سچا درمند، مخلص، دلسوز اور ہمدرد سمجھے، یہ ہمدردیاں محض نمائشی نہ ہوں، بلکہ اصلی اور حقیقی، خوب یاد رہیئے کہ جو کام نمائشی ہوگا اس کا نتیجہ بھی غیر مستقل اور نمائشی ہوگا، پس آپ ملک و قوم کے سچے ہمدرد بنیں، اور دل میں ہمدردی کے سچے جذبات پیدا کریں، سب سے پہلے ہمدردی گھر سے شروع ہونی چاہئے گھر کے چھوٹے بڑے نوکروں کے ساتھ شفقت و ہمدردی کا برتاؤ کرو، گھر کے بعد ہمسائے اور اہل محلہ تمھاری ہمدردی کے مستحق ہیں، پھر ملک و قوم کا حصہ ہے، ہمدردی کے وقت مذہب و ملت کا خیال عبث ہے، تم کو یہ فرض کرنا چاہئے کہ دنیا ایک کنبہ ہے، اور اس طرح کنبہ کے تم ایک فرد ہو، پس ایک فرد کو اپنے کنبہ کے ساتھ بلا امتیاز ہمدردی کرنی چاہئے، اسیطرح تم کو عمل کرنا چاہئے، پبلک سے تعلقات قائم کرنے کے لئے ہر شخص کو سرہون منت بنانے کے لئے ہر امیر غریب کا دل تسخیر کرنے کے لئے عملی ہمدردی عجیب چیز ہے، پس اس کے خوگر بنو اور دنیا کو تسخیر کرلو،

خدا ترسی

تم کیونکر دلوں کو تسخیر کرسکتے ہو، اگر تم خدا ترس نہیں ہو، اگر تم رقیق القلب نہیں، اگر دوسروں کو مصیبت میں مبتلا دیکھکر تمھارا دل بیقرار نہیں ہو جاتا، پس سب سے پہلے خدا ترس بنو، دل کو تعلیم دو کہ وہ دوسروں کے درد سے متاثر ہو، جب تم کسی بھوکے کو دیکھو، اور جب تم کسی پیاسے کی طرف نظر اٹھاؤ تو فوراً اس کی دستگیری کے لئے آمادہ ہوجاؤ، زبان سے چند بار افسوس افسوس کہہ لینا یا آہ آہ کرلینا خدا ترسی کا ثبوت نہیں، خدا ترسی یہ ہے کہ عملی طور پر مصیبت زدہ ہستیوں کے کام آؤ، بیماروں کی تیمارداری، یتیموں اور بیواؤں کی امداد، اپاہجوں

اور معذوروں کی دستگیری، بوڑھوں اور ناتوانوں کی مدد اپنا فرضِ منصبی سمجھو ہر شخص کے ساتھ بھلائی کرو، ہر شخص کی دلجسپی امداد کے لیے تیار رہو، تمھاری خدا ترسی قوم و مذہب، بلکہ جنس و نوع کا امتیاز بھی نہ کرے، تم ایک چیونٹی پر بھی ترس کھاؤ، اور ہر جاندار کو تکلیف و اذیت سے بچاؤ، اور خدا ترسی کی ایسی عملی اور سچی مثالیں قائم کرو کہ دنیا پکار اٹھے کہ

"سارے جہاں کا درد تمھارے جگر میں ہے"

پاکبازی

پاکبازی کا لفظ بہت عام ہے، لیکن میں نے قصداً اس جگہ محدود معنی میں استعمال کیا ہے، اور اس عنوان کے تحت میں جو کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ اگرچہ چند خاص باتیں ہونگی۔ لیکن معزز احباب کو لازم ہے کہ جو امور مجھ سے فروگزاشت ہو جائیں ان کو بھی اس عنوان کے اندر قائم کر لیں، میں اس مضمون کو بہت اختصار کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں، لیکن پھر بھی مجھے اس عنوان میں چند خاص عنوان قائم کرنے کی ضرورت ہے، اور پھر اس کے بعد اپنے خیالات ہر عنوان پر ظاہر کرونگا

میرے خیال میں انسان کے تمام ارادوں اور حرکات سکنات سے پاکبازی کو تعلق ہے، اور تمام اعضا اپنی بے ضابطگی سے غیر پاکبازی کے مجرم قرار دیے جا سکتے ہیں، میں سب سے بیشتر آپ کو ایک ایسی قوت کی طرف متوجہ کرتا ہوں جو دنیا کے بہتر سے بہتر مال و متاع کی مخبر اور جاسوس ہے، جو اکثر آپ کے نیک ارادوں کو بدلتی ہے، اور جو اکثر آپ کو قعرِ گناہ میں گراتی ہے، اور جو اکثر آپ کے

دل کو برباد کرتی ہی اور دہ کیا ہے ، وہ آپ کی قوت باصرہ ہی ، وہ آپ کی نظر ہے ، وہ آپ کی پتلیوں کا نور ہی ، پس بہت سخت ضرورت ہے کہ آپ اس کی روک تھام کیجئے ، اور اپنی نظر کو نامناسب اور ناروا ، اور ناجائز نظاروں سے بچائیے ، کون سے نظارے ناجائز ہیں ، اس بات کو ہر شخص خوب جانتا ہے اور اچھی طرح سمجھتا ہی ، انکی تشریح کی ضرورت نہیں ، لیکن ناجائز مناظر کے دیکھنے سے نظر کو روکنا اتنا ہی مشکل ہی جتنا کہ ایک پہاڑ کو اپنے سر پر اٹھالینا ، ہاں سمجھدار اور ہوشمند لوگ خوشی اور آسانی کے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں ، کیونکہ جب وہ ناجائز طور پر کسی طرف دیکھتے ہیں تو ان کا دل فیصلہ کرتا ہے کہ اگر اس قسم کا نامناسب برتاؤ کوئی دوسرا شخص ان کے ساتھ کرے تو ان کا دل کس حد تک خوش ہوگا اور جب وہ اس کا اندازہ کر لیتے ہیں تو پھر کسی طرف ناجائز نگاہ سے نہیں دیکھتے ، پس اسیطرح کے منصوبے اپنے دلمیں قائم کرکے آپ بھی اپنی قوت باصرہ سے ناجائز کام نہ لیں ، اور وہ پاکیزہ نور جو آپ کی پتلیوں میں خدا نے نیک کاموں کے لئے ودیعت رکھا ہے اسے ناپاکی سے آلودہ نہ کریں ، جب آپ اپنی نظر کی روک تھام میں کامیاب ہو جائیں گے تو امید ہے کہ آپ کے دلمیں برے ولولے بہت کم پیدا ہونگے بلکہ ناپاک خیالات سے آپ کا دل بالکل بے تعلق ہو جائے گا ، کیونکہ انسان بسا اوقات صرف نظر کی دھوکہ بازی سے گنہ گار اور سیاہ کار بنجاتا ہے ،

نظر کی طرح زبان کو بھی ناپاک خیالات کے اظہار سے محفوظ رکھنے کی کوشش کیجئے اور اپنے دیگر اعضا کو بھی گناہ میں آلودہ ہونے سے بچایئے ، اور ان سب باتوں کے ساتھ بڑے بڑے گناہوں اور ہولناک جرموں کے قریب نہ جایئے بحالت موجودہ بہت سے ایسے گناہ ہیں جو عقل مذہب اور عرف عام کے نزدیک گناہ ہیں لیکن قانون نے ان کو جائز رکھا ہی ، لہذا ان گناہوں سے بھی آپ کو کنارہ کش

رہنا چاہئے، ہم کو خوب معلوم ہے اور زمانہ جانتا ہے کہ عصمت و عفت کے معاملہ میں مردوں کا رتبہ عورتوں سے بھی کم ثابت ہوا ہے، بعض نامعقول لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عصمت اور عفت صرف عورتوں ہی کا زیور ہے، اور مردوں کے لیے یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے، لیکن ہر عقلمند شخص ضرور اس خیال کی مخالفت کریگا، عصمت کو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہونے کی کوئی وجہ نہیں، بلکہ وہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے بیحد ضروری ہے، کیا وہ لوگ دنیا میں عزت پا سکتے ہیں، کیا اُن لوگوں کا نام نیکی کے ساتھ کسی کی زبان پر آسکتا ہے، کیا وہ لوگ ہر دلعزیزی حاصل کر سکتے ہیں، کیا ان لوگوں میں یہ قدرت ہوسکتی ہے کہ دنیا کے دلوں کو مسخر کرلیں، جو زناکار ہیں، سیاہکار ہیں، بدکار ہیں، یا اسی قسم کے کسی دوسرے گناہ کے عادی ہیں، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، عادی ہونا تو ایک بڑی بات ہے اگر کوئی شخص ایک دوبار بھی ایسے ذلیل جرم کا مرتکب ہوگا تو کبھی قیامت تک اس کا وقار نہیں ہوسکتا، اور زمانہ ہمیشہ اُسکو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھیگا،

جو شخص لوگوں کے قلوب تسخیر کرنا چاہتے ہیں، اور جن لوگوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ دلوں پر حکمرانی کریں ان کا فرض ہے کہ پہلے اپنے دل پر قبضہ حاصل کریں، سب سے پیشتر اپنی طبیعت پر قابو پانے کی کوشش کریں، اور اپنی نفسانی خواہشوں کا زور کم کریں، جو صاحبان خود اپنے نفس کو جو ہر طرح ان کے امکان میں ہے اپنے قبضہ میں نہیں لاسکتے وہ کس منہ سے دوسروں کے دلوں پر قبضہ حاصل کرنے کے لیے آمادہ ہونا چاہتے ہیں،

ہر کیف اگر آپ تسخیر کی بادشاہی کے طالب ہیں تو دنیا میں نہایت عصمت مآب زندگی بسر کرنے کی کوشش کیجئے، اور ثابت کردیجئے کہ آپ اپنے وقت کے ولی اور بزرگ ہیں، اور جب آپ کی عصمت مآبی روشن ہوجائے گی تو دنیا آپ کو آنکھوں

میں جگہ دے گی، اور ہر شخص آپ کے تقدس کا ثنا خواں ہوگا، اور اس طرح آپ اپنے دل کے اہم مقاصد اور مدارج عالی میں کامیاب ہونگے، جو لوگ عصمت مآب نہیں ہیں ان کو زمانہ جن الفاظ سے یاد کرتا ہے اور دنیا میں انکی جو حالت ہے وہ اُمید ہے کہ آپ کے لئے نہایت سبق آموز ثابت ہوگی، اور بالخصوص جب آپ اس کتاب کے اس مضمون پر پہنچیں گے تو اپنے خیالات وارادات سابقہ سے کنارہ کش ہو کر آئندہ کے لئے نہایت محتاط بن جائیں گے،

ملکی تحریکیں

ان تمام مذہبی، قومی اور ملکی تحریکوں میں حصہ لو جو نیک نیتی پر مبنی ہوں اور جن کے بانی لوث وغرض اور مفاد پرستی سے پاک ہوں، اسی طرح ہر اس شخص کے ہم نوا اور ہم آہنگ بنو جو نیکی کی بنیاد مستحکم کرنے کے لئے اٹھے اور جو خلق خدا کو فائدہ پہونچانے اور دنیا کو امن وسکون کی دولت سے مالا مال کرنے کے لیے کمر بستہ ہوا ہو، لیکن زرپرستی تحریکوں سے محترز رہو، اور ان لوگوں کا ساتھ نہ دو، جو بُرائیوں پر نیکیوں کا پردہ ڈال کر اپنے ابنائے جنس کو تباہ کرنا چاہتے ہیں ؛

خاتمہ

ہم کو اس کتاب کے متعلق جو کچھ لکھنا تھا لکھ چکے، لیکن پھر بھی ہمارا خیال ہے کہ ابھی بہت سی باتیں احاطۂ تحریر میں نہیں آئیں، لہٰذا ہم اپنے معزز ناظرین اور عاملین سے عرض کرتے ہیں کہ جو باتیں ان کو اس کتاب کے رقم شدہ امور کے علاوہ معلوم ہوں اور وہ ہمارے اس خاص مقصد کے لئے مفید پائیں ان پر عمل کرنے سے دریغ نہ کریں،

جب احباب ہماری ہدایتوں پر عمل کر کے تسخیر میں کمال حاصل کر لیں گے تو ہم کو خوب معلوم ہو کہ ان کی زندگی میں ایک عجیب انقلاب پیدا ہو جائیگا، لوگ نہ معلوم کس خیال سے اس کتاب کو خرید فرمائیں گے اور خدا جانے کن امیدوں کے ساتھ ان اوراق کو پڑھیں گے، اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ کس شوق میں وہ ان ہدایتوں پر عمل کریں گے، اور اس کی خبر خدا ہی کو ہے کہ ان ہدایتوں پر عمل کرنے کے بعد ان کا نتیجہ کیا ہوگا، مگر ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کے عمل درآمد کے بعد اپنے تمام اگلے خیالات کو بھول جائیں گے، ان کے دل میں کچھ اور ہی قسم کے جذبات کی لہریں اٹھیں گی، اور کیا عجیب ہے کہ جس مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر انہوں نے یہ کتاب منگائی ہو وہ انکی نظر میں ہیچ معلوم ہونے لگے اور اس منزل عالی کی طرف انکے روحانی قدم بڑھیں جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے،

اس موقعہ پر مجھے ایک حکایت یاد آئی جو قصہ کے اعتبار سے بالکل سادہ لیکن نتیجہ کی حیثیت سے نہایت اہم ہے،

کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں ایک چور ایک بادشاہ کی حرمسرا میں چوری کرنے کے لئے گیا، وہ شاہی خوابگاہ کے قریب بیٹھا ہوا چوری کا منصوبہ کر رہا تھا کہ یکایک

باتیں کرنے کی آواز اس کے کانوں میں آئی اور وہ ہمہ تن متوجہ ہو کر سننے لگا ،
ملکہ بادشاہ سے کہہ رہی تھی کہ شہزادی جوان ہو گئی ہے ، اور اب تک اس کا پیام کہیں سے نہیں آیا ، جہاں تک ممکن ہو جلد اس کی شادی کی فکر کرنی چاہیئے ، اسی سلسلہ میں ملکہ اور بادشاہ دیر تک گفتگو کرتے رہے ، یہ دونوں نہایت دیندار اور تقویٰ پسند تھے ، لہٰذا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ شہزادی کی شادی ایک نئے طریقہ سے کرنی چاہیئے ، اور وہ یہ کہ شاہی مسجد کے نمازیوں کی دیکھ بھال کی جائے جو شخص نماز فجر میں سب سے پہلے چالیس روز تک آئے اس کے ساتھ شہزادی کی شادی کر دی جائے ، چور نے جب یہ فیصلہ سنا تو چوری کرنا بھول گیا اور نہایت احتیاط و عجلت کے ساتھ شاہی حرم سرا سے باہر نکل گیا ، اسی روز سے اس نے یہ معمول کر لیا کہ آدھی رات سے اٹھکر شاہی مسجد میں آ پہنچتا تھا ، اور درود و وظائف میں مشغول رہتا تھا ، مختصر یہ کہ جب چالیس دن اسی حال میں گزرے تو بادشاہ نے اسے اپنے حضور میں طلب کیا اور اس سے اپنا مطلب ظاہر کیا ، اب چور کی کیفیت سنیئے کہ چالیس دن کی عبادت نے اس کی حالت میں تغیر پیدا کر دیا تھا ، اور اگرچہ اس نے یہ سب کچھ دنیادی طمع کی وجہ سے کیا تھا ، لیکن اب اس کے دل میں وہ خیالات نہ تھے ، جس وقت بادشاہ نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ اسے اپنی فرزندی میں لینا چاہتا ہے تو اس کے روحانی قوی میں اضطراب پیدا ہوا ، اور اس کے دل میں یہ خیال گزرا کہ صرف چالیس دن کی عبادت گزاری کا صلہ مجھے یہ ملتا ہے کہ بادشاہ اپنی فرزندی میں قبول کرتا ہے ، پس اگر میں تمام عمر ایزد برتر کی طاعت و پرستش میں بسر کر دوں تو خدا جانے میں کسقدر فوائد حاصل کرونگا ۔

لہٰذا اس نے بادشاہ کی استدعا مسترد کردی ، اور اپنی بقیہ زندگی نہایت پاکبازی اور عبادت و تقویٰ کے ساتھ بسر کی ،

پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کتاب فن تسخیر کے ناظرین میں سے بعض اصحاب پر بھی اثر پڑے تو کوئی تعجب انگیز امر نہیں ، اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ بہت سی تمنائیں انسان کے دل میں صرف اس لیئے پیدا ہوتی ہیں کہ اس میں اخلاقی کمزوریاں ہوتی ہیں ، یا وہ ابھی دنیا کے نشیب و فراز سے واقف نہیں ہوتا ، یا اس کے دلمیں خدا کا خوف نہیں ہوتا یا وہ عواقب ، اور انجام کار سے ناآشنا ہوتا ہے ، اس لیئے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اگر اس کتاب کے ناظرین نے اس کی مندرجہ ہدایات پر عمل کیا تو انکی اخلاقی کمزوریاں یقیناً دُور ہوجائیں گی ، جب اخلاقی کمزوری باقی نہیں رہے گی تو دنیا کی ہر چیز اپنے اصلی رنگ میں ان کو نظر آنے لگے گی ، اور اس لحاظ سے گویا وہ دنیا کے اکثر نشیب و فراز اور گرم و سرد سے واقف ہوجائیں گے ، ان میں عاقبت بینی اور مآل اندیشی کا خیال بھی پیدا ہوگا ، اور ان سب باتوں کے ساتھ ہی خدا کا خوف بھی ان کے دل و دماغ میں تہذیب و شائستگی کی روشنی پیدا کرے گا ، اور اسطرح صدہا باطل تمنائیں اور بیجا خواہشیں اُن کے دل سے دور ہوجائیں گی ، فرض کیجیئے کہ کوئی شخص دام محبت میں اسیر ہے اور محبوب کو تسخیر کرنے کے لیئے اس نے یہ کتاب منگائی ہے تو ظاہر ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرنے کے بعد وہ یقیناً اس ناجائز محبت سے توبہ کرے گا ، اور تمام نفسانی وسوسے اس کے دل سے دُور ہوجائیں گے ، اور اگر یہ محبت جائز ہے تو اس کتاب کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد اُس میں ایسی خوبیاں پیدا ہوجائیں گی ، اور اس کی اخلاقی حالت ایسی قابلِ تعریف

ہوجائے گی کہ ہر شخص اس کی پرستش کرنے لگے گا ، اور اس طرح وہ اپنی جائز
محبت سے بخوبی بہرہ اندوز ہو سکے گا ، اسیطرح اور امور
کو بھی سمجھنا چاہیئے ، بہرکیف ہمارا یہ دعویٰ
ہے ، اور عمل اس دعوی کو بہ صحیح
ثابت کرسکتا ہے ، اور اگر ہماری
کتاب کی ہدایات کی کماحقہ،
پیروی کی جائے تو یقیناً ہر شخص
اپنے مقاصد میں کامیاب
ہوسکتا ہے اور دنیا
میں نیکنام
زندگی بسر
کرسکتا
ہے
۲

ہدایتوں کا خلاصہ

ہم نے کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اور دلوں کو مسخر کرنے کے لئے جو مؤثر اور قیمتی ہدایتیں قلمبند کی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے، امید ہے کہ ناظرین آسانی کے ساتھ انہیں یاد کریں گے، اور معاشرت کے ہر شعبہ میں ان سے کام لیں گے،

۱ - اپنے مسکن کو صاف ستھرا رکھو اور ہر شے سے ترتیب آراستگی اور سلیقہ نمایاں ہو،

۲ - تمھاری پوشاک ہمیشہ صاف ہونی چاہئے خواہ وہ کسی حیثیت کی ہو،

۳ - خورونوش خواہ کیسی ہی غریبانہ ہو، لیکن اسمیں تکلف اور نفاست ملحوظ رکھو،

۴ - آداب خورونوش کا پورا لحاظ رکھو جو دیکھنے والے کو ناگوار نہ گزرے،

۵ - نشست و برخاست اور تمام حرکات و سکنات میں تہذیب و شائستگی، متانت اور دل آویزی کی کوشش کرو،

۶ - اپنے لئے ایسے دوست حاصل کرو اور ایسے لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھو جن کی شخصیت سے تمھاری ذات پر اچھا اثر پڑے، اور لوگوں کو تمھارے متعلق کسی قسم کی بدگمانی کا موقعہ نہ ملے،

۷ - اپنے مذہب کے پورے پابند رہو، اور مذہب کے متعلق خیالات میں کبھی تزلزل پیدا نہ ہونے دو،

۸ - ایسے خوش اخلاق بنو کہ دوست دشمن دونوں کے لئے تمھاری ذات باعث

رحمت ہو بلکہ ایسے خوش اخلاق بنو کہ کوئی دشمن ہی نہ پیدا ہو،

۹ - اپنی زبان پر ہمیشہ قابو رکھو،

۱۰ - ہمیشہ سچ بولو،

۱۱ - شیریں زبان بنو،

۱۲ - غیبت سے پرہیز کرو،

۱۳ - بیجا نکتہ چینی کی عادت نہ ڈالو،

۱۴ - بدگوئی اور دل آزاری سے اجتناب کرو،

۱۵ - ایسی ظرافت سے پرہیز کرو جو دوسرے دل کی دلشکنی کا باعث ہو،

۱۶ - ایفائے عہد کا خیال رکھو،

۱۷ - مزاج میں انکساری اور فروتنی پیدا کرو،

۱۸ - اپنے تمام کاموں میں خلوص ملحوظ رکھو،

۱۹ - خواہ کیسی ہی مشکل پیش آئے لیکن دیانت داری میں فرق نہ آنے دو،

۲۰ - تکلیف اٹھاؤ مگر قرض نہ لو،

۲۱ - جس سے ملو بے لوثی اور بے غرضی سے ملو،

۲۲ - کسی شخص سے کبھی کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرو

۲۳ - ہمدردی کو اپنا شعار بناؤ، اور ہر انسان کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت ہمدردی کا برتاؤ کرو،

۲۴ خدا ترس بنو اور ہر ذی روح پر رحم کرو،

۲۵ رشک و حسد سے اپنے آپ کو محفوظ رکھو،

۲۶ پاکبازانہ زندگی بسر کرو، اور اپنی عصمت و عفت کو جان سے زیادہ عزیز رکھو،

دیندا روں اور دنیا داروں

کو دینداری اور دنیا داری کی صحیح تعلیم دینے والا مسلمانوں کو ترقی اور دولتمندی کی صورتیں بتانے والا سب سے ارزاں رسالہ دین و دنیا ہے جو مفتی شوکت علی صاحب فہمی کی ادیٹری میں ہر ماہ خواجہ بکڈپو دہلی سے شائع ہوتا ہے۔

دین و دنیا میں کیا ہے؟

رسالہ دین و دنیا میں اس کتابت کے سو صفحوں کی برابر مضامین ہوتے ہیں جو اپنے اندر انسانی زندگی میں انقلاب پیدا کر دینے کی قوت رکھتے ہیں، رسالہ دین و دنیا کے مستقل عنوانات یہ ہیں۔

حمد و نعت نہایت موثر حمد و نعت جو کبھی نظم جو کبھی نثر میں ہوتی ہے،

تفسیر کلام مجید اردو کی عام فہم عالمانہ تفسیر جو موجودہ تفاسیر سے بہتر ہے۔

شرح مثنوی مولانا روم وہ شرح جو نکات سے پُر ہوتی ہے،

شرح دیوان حافظ وہ شرح جو ترجمہ مطالب اور انداز بیان کے لحاظ سے نئی چیز ہے،

شرح گلستاں گلستاں کی عام فہم اور آسان شرح۔

وارداتِ قلب چھوٹے چھوٹے عام فہم، اور فلسفیانہ مضامین۔

علم و عمل مذہبی، اخلاقی اور اصلاحی مضامین

رسائل کی روح ہندوستان کے رسائل کے مفید مضامین کا نچوڑ

معلومات مفید اور عجیب معلومات درج کی جاتی ہیں۔

وسائل معاش بے کاروں کو باکار بنانے کی تدابیر بتائی جاتی ہیں۔

سوال و جواب خریداران کے سوالات اور ان کے وصول شدہ جوابات درج کیے جاتے ہیں

انشائے لطیف وہ مضامین جو مفید ہونے کے ساتھ بید دلچسپ بھی ہوتے ہیں۔

صنفِ نازک کے لیے عورتوں کے متعلق مضامین درج کیے جاتے ہیں۔

دین و دنیا کے قصے ایک نتیجہ خیز اخلاقی افسانہ جسے عورتیں بھی پڑھ سکتی ہیں۔

چٹکیاں اور گدگدیاں تعاقبِ حاضرہ پر نہایت دلچسپ نوٹ،

رسالہ دین و دنیا عمر بھر مفت پڑھیے

اسکی صورت یہ ہے کہ دیکھے ہوئے پرچے سال کے ختم ہو جانے پر ہمیں بھیج دیجیے ہم آئندہ سال کے لیے دوبارہ پرچہ جاری کر دینگے اسیطرح ہر سال کے ختم پر پرانے پرچے واپس کر کے نئے سال کے لیے رسالہ جاری کرا لیا کیجیے، اور جب رسالے سے جی بھر جائے تو پرچہ واپس کر کے آپ اپنے دو روپے واپس منگا سکتے ہیں گویا آپکے دو روپیہ امانت رہینگے

چندہ سالانہ۔ معمولی کاغذ دو روپے، اعلیٰ کاغذ چار روپے۔

منیجر رسالہ دین و دنیا۔ چاندنی بلڈنگ دہلی

(مطبوعہ محبوب المطابع برقی پریس دہلی)